مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ درسِ حدیث ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

''توحید'' و ''رسالت'' کے متعلق تمام اَنبیاء کا موقف ایک ہے

عاشوراء کے مبارک دِن میں حضرت حسینؓ کی شہادت

یوم عاشوراء.........فرعون کی غرقابی کا دِن

دُنیا کو ترقی کر کے جہاں تک جانا ہے وہ سب اَحکام حضرت محمد ﷺ کے ذریعے بتلا دیے گئے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 62 سائیڈA 1986 - 09 - 12)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلائے ہیں اَوقات اَور مقامات جس میں ایسے مقامات کہ جہاں دُعاء قبول ہوتی ہے وہ بھی بتلائے اَور جو اُن مقامات تک نہیں پہنچ سکتا یا ہمیشہ نہیں رہ سکتا تو اُس کے لیے کیا چیز ہوگی اُس کے لیے رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم نے اَوقات بتا دیے کہ اِن اَوقات میں یہ عبادت کی جائے تو اِتنا ثواب ہے اِن اَوقات میں دُعاء کی جائے تو قبول ہوگی تو اُن میں رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم نے جو پسند فرمایا ہے وہ محرم کے روزوں کو بھی پسند فرمایا ہے۔

اَور ایسے ہوا تھا اِس کا واقعہ کہ جب رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم ہجرت کر کے مدینہ منورہ

تشریف لائے تو وہاں دیکھا کہ یہودیوں نے محرم کا روزہ رکھا ہے دسویں تاریخ کا، رسول اللہ ﷺ نے اُن کو بُلا کر دریافت کیا کہ یہ کون سا روزہ ہے جس دِن تم روزہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے لیے ایک عظیم الشان دِن ہے یَوْمٌ عَظِیْمٌ اور اُس کی وجہ یہ ہے اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ اُس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اَور اُن کی قوم کو نجات دِلائی تھی اَور غَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فرعون اَور اُس کی قوم کو ڈبو دیا غرق کر دیا تو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر یہ روزہ رکھا تھا، اُس دن روزے سے ہوں یا اُس سے اَگلے سال سے روزہ رکھا ہو اُس دِن کا، بظاہر یہ ہے کہ اُس سے اَگلے سال سے اُس دن کا روزہ اُنہوں نے رکھا اَور یہ تاریخ چاند کی تاریخ سے اُنہوں نے لی کہ سال جو بنتا ہے اِس کا دن یہ آتا ہے تو یہ سال کون سا ہے عربی مہینوں سے جو سال بنتا ہے وہ ہے مراد، تو اِس واسطے ہم بھی اِسے قائم رکھے ہوئے ہیں کہ ہمارے نبی حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے رکھا تھا تو ہم بھی یہ رکھتے چلے آرہے ہیں۔

تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فَنَحْنُ اَحَقُّ وَ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنکُمْ [۱] ہم زیادہ قریب ہیں زیادہ حقدار ہیں یعنی حق اُسی کا زیادہ ہوتا ہے جو قریب زیادہ ہو ہم زیادہ قریب ہیں بہ نسبت تمہارے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، اِس واسطے رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ روزہ رکھا۔

یہودی صرف دعویدار ہیں جبکہ مسلمان عمل پیرا :

وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے دعویدار تھے فقط، اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں تھے لیکن مسلمان تو اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے اُن کی تعلیم یہی تھی کہ جب نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام آئیں تو وہ جو اَحکام لائیں گے وہ ماننا۔

''توحید'' کے متعلق تمام اَنبیاء کا موقف ایک ہے :

باقی تو سب کی ایک ہی رہی ہے ''توحید'' کہ اللہ ایک ہے اَور جو نبی ہیں اُن سب پر جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں بالاجمال ایمان ہے ہمارا کہ سب سچے تھے تو یہ تعلیم شروع دِن سے چلی آرہی ہے تو اَنبیائے کرام سب کے سب اِس بارے میں یک زبان ہیں یک دل ہیں کہ اللہ ایک ہے اَور خدا کے ساتھ اُس کی صفات میں کوئی شامل وشریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی وَحدانیت اُس کے یکتا ہونے پر سب کا اِیمان چلا آرہا ہے۔

---

[۱] مشکوۃ شریف ص ۱۸۰

رسول اللہ ﷺ کو بھی فرمایا گیا کہ یہ جو گزرے ہیں اِبراہیم اَور زَکریا، یحیٰ، عیسیٰ، اِلیاس، یونس اَور لوط وغیرہ وغیرہ اَنبیائے کرام علیہم السلام کے نام لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ یہی ہیں وہ لوگ کہ جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے تو اِن کی ہدایت کی پیروی کیجیے۔ تو ہدایت جو دی تھی وہ کیا تھی؟ وہ یہی تھی اَیسے ہی اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ، اِبراہیم علیہ السلام کے مذہب کی پیروی کرو ملت کی پیروی کرو اُن کی ملت میں کیا چیز تھی جس کی پیروی اَب مقصود ہے، اَحکام تو تھے نہیں بہت تھوڑے اَحکام تھے صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفے توراۃ دی گئی اَحکام اُس میں سخت تھے مگر پورے نہیں تھے کچھ تھے جو تھے وہ سخت تھے، اِبراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند صحیفے تھے اُن میں اَحکام بہت تھوڑے تھے تو اُن کی تو پیروی کو نہیں فرمایا گیا اَحکام تو بہت زیادہ اَب دِیے گئے جن میں وہ سب شامل ہیں جو اُن کے تھے اَور جو لوگوں نے غلطیاں اُس میں بڑھادِی تھیں اِیجادات بڑھادی تھیں بدعات بڑھادی تھیں وہ اِسلام نے بتلادیں اَور ہٹادیں وہ سب، تو جس مذہب کی پیروی کا حکم مقصود ہے وہ تو ''توحید'' ہے اَور ''رسالت'' پر اِیمان ہے، یہ ہے ملتِ اِبراہیم۔

ایک جگہ اِرشاد ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ م بَعْدِهٖ ہم نے ایسے وحی کی ہے آپ پر جیسے نوح علیہ السلام پر کی اَور اُن کے بعد جو نبی اَور آئے وہ نبی کتنے ہیں کون سی قومیں ہیں اُن کو بتایا نہیں گیا مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ کچھ تو اَیسے ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے کچھ اَیسے ہیں جو ہم نے نہیں بتلائے۔ قرآنِ پاک میں یہ آتا ہے وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْ م بَعْدِهِمْ عاد اَور ثمود اَور جو اُن کے بعد تھے لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ اُن کو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں تاریخ میں اُن کے نام ہی نہیں ہیں پتہ ہی نہیں ہے قوموں کی قومیں ایسی ہیں تو اُن میں جو اَنبیائے کرام گزرے اُنہیں کوئی نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ م بَعْدِهٖ اَور جو اَنبیائے کرام اُن کے بعد گزرے اُن پر وحی ہم نے کی جیسے اُن پر کی ویسے تم پر بھی وحی کی تو سب کی وحی ایک توحید کے بارے میں اقرارِ رسالت تصدیقِ رسالت کے بارے میں۔

دُنیا کو ترقی کر کے جہاں تک جانا ہے وہ سب اَحکام بتلا دیے گئے ہیں :

اَحکام تو پہلے تھوڑے ہوا کرتے تھے بعد میں بڑھتے چلے گئے حتّٰی کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے

دَور میں علمی چیزیں بہت زیادہ آ گئیں اِتنی کہ جہاں تک دُنیا کو ترقی ہو کر پہنچنا تھا اُتنی آ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اُن کی پیروی کریں یا اُن کو جس چیز سے خوشی ہوئی تھی اُس پر ہم خوش ہوں ہمیں زیادہ حق ہے تو پھر آپ نے روزہ رکھا۔

پہلے پہل اَیامِ بیض اَور عاشوراء کے روزے فرض تھے :

اِسلام میں شروع شروع میں تو روزے فرض کیے گئے تھے ''ایامِ بیض'' کے ہر مہینے میں تین دن تیرہ چودہ پندرہ یہ فرض تھے، جب رمضان آ گیا تو پھر یہ فرض منسوخ ہو گیا اَب جو چاہے وہ رکھے روزے ہر مہینے چاہے نہ رکھے، اُس طرح سے تیس روزے بن جاتے ہیں اَور ہر نیکی کا دس گنا بدلہ ہوتا ہے ہر مہینے میں تین روزے ہو گئے گویا مہینہ بھر روزہ ہو گیا اُس کا اللہ نے جو وعدہ فرمایا ہے اَجر کا وہ اِس حساب سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اِس طرح دُوں گا۔

ایسا بھی وقت گزرا ہے مدینہ منورہ آنے کے بعد کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دس محرم کا روزہ بھی فرض فرمایا تھا کہ یہ بھی رکھو یہ بھی واجب رہا ہے لیکن جب رمضان آ گیا تو پھر یہ منسوخ ہو گیا اَب یہ سب روزے نفلی رہ گئے تو مَنْ شَاءَ صَامَهٗ جس کا دل چاہے وہ رکھ لے روزے۔ بہر حال ایک ایسا روزہ کہ جو فرض رہا ہو اَب اگرچہ فرض نہیں رہا لیکن اُسے مزید فضیلت تو حاصل ہے اَور روزوں کے اُوپر برتری حاصل ہے اُس کو اَجر کے حساب سے۔

یہودیوں سے مشابہت نہیں ہونی چاہیے :

تو آقائے نامدار ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اَگر ہم آئندہ رکھیں گے روزے جس سال رسول اللہ ﷺ دُنیا سے رُخصت ہو گئے اُس میں فرمایا تھا کہ آئندہ سے اگر ہم روزے رکھیں گے تو اِس کے ساتھ ایک اَور ملالیں گے تاکہ یہودیوں کی عبادت سے ہماری عبادت میں فرق ہو جائے وہ رکھتے تھے ایک ہی دِن کا تو مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ رکھیں دو دِن کا، نو دس یا دس گیارہ۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اِس مبارک دِن میں ہوئی :

یہ دِن مبارک شمار ہوتا آیا حتّٰی کہ اِس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو

اُس کے بعد سے پھر اِس دن کی دُوسرے تذکرے کی وجہ سے فضیلت ذہنوں سے ختم ہوگئی ورنہ حقیقۃً تو تھا جو آتا ہے حدیثوں میں وہ محض اِس کے تمام فضائل ہی فضائل ہیں۔

اِس دن سُرمہ لگانا اَور اہلِ خانہ کے لیے اَچھا کھانا پکانا :

کچھ دواؤں کے طور پر بھی مفید سمجھا گیا ہے سرمہ لگانا، اِس میں کہتے ہیں کہ سرمہ لگائے اِس دن میں تو آنکھیں دُکھنے نہیں آتیں سال بھر محفوظ رہے گا آنکھوں کی بیماری سے، اِسی طرح سے جو اِس دِن کھانا وغیرہ بہتر پکائے اپنے گھر والوں ہی کے لیے تو اللہ تعالیٰ رِزق میں برکت عطاء فرماتے ہیں سال بھر اُس کی برکات چلتی رہیں گی یہ بہت آسان آسان عمل ہیں اَور ثواب بہت زیادہ ہے اِن میں فوائد بہت زیادہ ہیں۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اَوقات بتادیے طریقے بتادیے فوائد بتادیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے اَور اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے، آمین۔ اختتامی دُعا.......................